KHILAFAT LIBRARY
QADIAN
586

یں سکھوں اور آ[illegible] میں تبلیغ [illegible] فرائض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر بیان کرنا اور دیگر مذاہب
۲- اس کی حقیقت بیان [illegible] کو بچانا
۳- الزامات کی گرد [illegible] اور چہرہ سے
بدلائل عقلی و [illegible]
۴- حضرت بانا نانک [illegible] سکھ صاحبان
میں پہنچانا۔ اب [illegible] دینا
۵- گورنمنٹ [illegible]

مطابق ۲۷ [illegible] ۱۳۳۶ھ

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے [illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] گرامی اخبار کے سرپرستوں کی
[illegible] جائیگے۔ اس کے علاوہ جو کچھ
[illegible] عطیہ تصور ہوگا۔

۱۹۱۸ء [illegible] ۶

جلد ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۱

کیتے دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا

گذشتہ نمبر میں بتلایا گیا تھا۔ کہ تاحال ۶۲ ہمدردوں نے اس [illegible] وقت میں ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اور ابھی ۶۸ احباب [illegible] کرام [illegible] کا [illegible] نمبر [illegible]

احباب کرام نے عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔

شیخ منظور علی صاحب	سب انسپکٹر	صہ
جناب خانصاحب شیر زمان خاں چھڑ		صہ
جناب سردار شیر بہادر خانصاحب		صہ
معرفت برادر مکرم بابو عبدالرحیم صاحب از بصرہ بتفصیل ذیل		
برادرم عبدالرحیم صاحب قادیانی (درزی)		عہ
بابو عبدالرحیم صاحب کلرک بیس پوسٹ بصرہ		عہ
انسپکٹر محمد حسین صاحب ڈاکخانہ بصرہ		عہ
بھائی محمد ابراہیم صاحب سماکلوٹی پوربتہ عبدالرحیم صاحب قادیانی سے لے سکتے ہیں!		صہ
ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کانوائی ڈیوٹی بصرہ بمبئی		عہ
مستری دین محمد صاحب قادیانی		عہ
بابو محمد عبداللہ صاحب ڈریسر		عہ
بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک آرڈیننس آفس		عہ
بابو عبدالرؤف صاحب [illegible] ایک ہندو دوست کے نام اخبار جاری کرتے ہیں کارڈ لکھدیا گیا ہے*		۸ر
سید نور شاہ صاحب ٹیلی کلرک سپلائی		عہ
مولوی شیر احمد صاحب عثمانی صاحبزادہ مولوی عثمانی صاحب مرحوم		عہ
بابو فضل الدین صاحب سینڈر بیکری		عہ
بابو غلام قادر صاحب کلرک ٹنرڈ کیمل کور		عہ
مستری عبداللہ صاحب ورکس کمپنی		۸ر
مستری امام الدین صاحب ورکس کمپنی		۸ر
مستری غلام احمد صاحب [illegible]		عہ
[illegible] جانمحمد صاحب [illegible]		
[illegible] نور محمد صاحب [illegible]		
ایک غیر احمدی دوست مسمی راؤ نور محمد خاں حضرت بابا نانک صاحب کی سوانحعمری کیلئے بخوشی پیش کرتے ہیں۔ اب جلدی روانہ فرمادیں		عہ
میزان [illegible] محصول بی آر ڈی		۵ر
باقی [illegible]		۳ر
جناب احمد خانصاحب [illegible] باقی نو لیں		صہ
ڈاکٹر اعظم علی صاحب فیلڈ [illegible]		عہ
بابو سراج الدین صاحب		عہ
مولوی غلام اکبر خانصاحب جج ہائی کورٹ دکن		عہ
میر [illegible] حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ		
حکیم محمد حسین صاحب [illegible] گوڑہ		عہ
میزان [illegible]		۱۱ر
میزان سابقہ [illegible]		۲۹۵-۸-
کل [illegible]		۲۹۲-۴-۰

اور کتنا چاہیئے ۱۳-۶۰۷
نور کے زندہ رکھنے کیلئے ۱۳-۶۰۷

کی اشد ضرورت ہے اور یہ پورا بھی آپ ہی دوستوں نے کرنا ہے۔ پھر یہ تاخیر کیوں کیا وہ دوست پسند کرتے ہیں۔ کہ میں بار بار اپیل لکھتا رہوں۔ جب ۶۰۷ احباب کرام کی توجہ ۳-۲۹۲ جمع کر سکتی ہے۔ تو کیا باقی ۳۰۰ احباب کرام کی توجہ ۶۰۷ [illegible] نہیں کر سکتی۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے اگر یہ بقیہ دوست توجہ فرمادیں۔ تو باقی ۱۳-۶۰۷ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ وقت ہے ہمدردی کا۔ اگر آپ کر سکتے ہیں۔ تو تاخیر نہ کریں۔ اس سے بڑھکر نور پر اور کوئی نازک وقت نہیں آئیگا۔ ورنہ بعد کی ہمدردی کا چنداں فائدہ نہیں ہوگا ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

پانچ خریدار

جناب ڈاکٹر محمد آمین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ

خوشاب سے لکھتے ہیں۔ کہ فی الحال پانچ خریداروں کی قیمت میں اپنے ذمہ لیتا ہوں خواہ اخبار میں آپ کچھ ہی لکھیں۔

بھلا جب آپ مجھ پانچ خریدار دینگے تو میں سوائے آپکے لئے دعا خیر کے اور کچھ کیوں لکھنے لگا۔ میں نے تو اسوقت بھی آپ کیلئے کچھ نہیں لکھا تھا۔ جب دو دو تین تین مرتبہ آپ کا وی پی واپس آیا۔ تو اب جب آپ پہلے دھونے دھونے لگے ہیں۔ تو اب میں آپ کے لئے کچھ اور کیوں لکھنے لگا۔ آپ ہر طرح سے خاطر جمع فرمادیں۔ میں قطعاً آپکے لئے کچھ اور نہیں لکھونگا بشرطیکہ فی الغور پانچ خریداروں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔

جناب مولوی غلام حسن صاحب ایک اور جناب منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان خریدار ارسال فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ گویا اس حساب سے ۶۲ پہلے اور ۱۳ یہ کل ۷۵ خریداروں نے اپنا فرض ادا کیا۔ باقی ۳۲۵ خریداروں کی طرف سے خاموشی کا ویسا ہی ہے اگر یہ دوست اس ارشاد وقت میں توجہ فرمادیں۔ تو نور کی مشکلات ایکہفتہ کے اندر اندر ہی حل ہو سکتی ہیں ؎

ایڈیٹر نور اور موسمی بخار

پچھلے دنوں پورا ایک ہفتہ ایڈیٹر نور کو موسمی بخار کا نذر کرنا پڑا۔ اس سال کا موسمی بخار ایسا سخت تھا۔ کہ سات روز میں ہی توڑ مروڑ کر رکھدیا۔ کہ روزنامہ اسقدر ہے۔ کہ اب میں کرسی پر بیٹھا ہوا یہ سطور اسطرح لکھ رہا ہوں جسطرح نود سالہ بوڑھا لکھتا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے مجھے پوری پوری توقع ہے

* مکرم ڈاکٹر صاحب للعہ پہلے بھیج چکے ہیں۔ جسکی رسید ۳ ستمبر کے اخبار میں چھپ چکی ہے گویا اس حساب سے مکرم ڈاکٹر صاحب عہ پہنچ گئی۔

شری سوامی دیانند صاحب اور وید

KHILAFAT LIBRARY

جہانتک غور کیا گیا ہے۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ کہ درحقیقت شری سوامی دیانند صاحب ویدوں کے زیادہ قائل نہ تھے۔ اس کیلئے ہمیں کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں ہے۔ سوامی جی کی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش اور سوامی جی کا بجروید بھاش اسپر عمدہ روشنی ڈالتا ہے چنانچہ ستیارتھ صفحہ ۶۸۵ پر سوامی جی لکھتے ہیں:

"جس کتاب میں یہ لکھا ہو۔ کہ جو تمہارے مذہب کو نہیں مانتا۔ اس کو دکھ دو۔ ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنے کے لائق ہے۔ کیونکہ اس خدا اور ایسی کتاب کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں۔ انکا نہ ہونا اچھا ہے"

اب بجروید بھاش $\frac{۱۳}{۱۱}$ صفحہ ۴۴ پر سوامی جی بجروید کے $\frac{۱۳}{۱۱}$ منتر کا یہ ترجمہ کرتے ہیں:-

"ہے تیج دھاری دھرم کے دہرو ہی شتروں کو نہ ستر جلائیے۔ ہے تیج دھاری جن جو ہمارے شتروں کی اوتساہی کرتا ہے۔ اسکو الٹا لٹکا کر سوکھے کاشٹھ کے سامان جلائیے"

اب سوامی جی کے اپنے ہی معیار کے مطابق یہ کتاب کس سلوک کی مستحق ہے ہم کچھ نہیں کہتے سوامی جی کا فتوے صاف ظاہر ہے۔ پھر سوامی جی ستیارتھ صفحہ ۶۹۲ چودھواں سمولاس میں فرماتے ہیں۔

"یہ سخت بے شرمی کی بات ہے۔ کہ ایکطرف تو لوٹ مچائی جائے۔ ڈاکے مارے جائیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی کہا جاوے۔ کہ یہ خدا کی تعلیم ہے۔ جس مذہب کی ایسی تعلیم ہو۔ اسکو ترک کر دینا چاہیئے"

اب بجروید بھاش $\frac{۱۳}{۱۲}$ صفحہ ۴۴۵ سوامی جی یہ ترجمہ فرماتے ہیں:-

"ہے تیج دھاری پرش آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے اور دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور ان کو اپنی سب طاقت سے ماریں"۔ اب سوامی جی کی اپنی ہی پیش کردہ کسوٹی پر سوامی جی کا بجروید بھاش کس سلوک کا مستحق ہے۔ ہم کچھ نہیں کہتے سوامی جی کی رائے صاف ہے۔

پھر ستیارتھ صفحہ ۷۲۸ پر سوامی جی فرماتے ہیں:-

"جسطرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں۔ تو وہ تم کو برے لگتے ہیں۔ اسی طرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے۔ تو تم ان کو برے لگوگے۔ پس دشمنی کی بنا پر دوسروں کو قتل کرنا۔ اور اپنے آپکو دشمنی سے باز نہ رکھنا موذی لوگوں کا کام ہے۔ کیونکہ یہ سخت بے انصافی اور خود غرضی کی تعلیم ہے"۔

اب دوسری جگہ سوامی صاحب اپنے بجروید $\frac{۱۵}{۱۵}$ صفحہ ۵۱۳ پر فرماتے ہیں:-

"ہم لوگ جس ایذا رسان سے دشمنی کریں۔ اور جو ہمسے (ایذا رسان) ہم سے دشمنی کرے اسکو ہم لوگ شیر وغیرہ کے منہ میں ڈالدیں"۔

اب خود ہی خیال فرمائیے۔ کہ سوامی جی کے اپنے ہی قول کے مطابق سوامی جی کا وید بھاش کس سلوک کا روادار ہے۔

پھر ستیارتھ صفحہ ۷۲۸ پر سوامی جی فرماتے ہیں:-

"جسطرح تم دوسرے لوگوں کو دشٹ اور کافر کہتے ہو۔ اسی طرح وہ تم کو دشٹ اور کافر کہتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو تو قتل کیا جاوے۔ اور تم کو چھوڑ دیا جاوے۔ جس کتاب میں ایسی تعلیم ہو وہ خدا کی کتاب نہیں ہو سکتی"۔

بجروید $\frac{۱۵}{۱۴}$ صفحہ ۵۱۴ "جس دشٹ سے ہم دویش کریں اور جو دشٹ ہم سے دویش کرے اسکو ان تیز ہواؤں کے منہ میں ڈالدیں"۔

اب سوامی جی کا یہ بجروید بھاش ان کے اپنے ہی قول کے مطابق کس سلوک کا مستحق ہے۔ ہم کچھ نہیں کہتے۔ سوامی جی کی رائے صاف ہے۔

پھر سوامی جی ستیارتھ صفحہ ۶۹۳ پر فرماتے ہیں۔ جو کتاب یہ تعلیم دیتی ہو۔ کہ بدکرداروں یا کافروں کی گردن کاٹو ان کی بیخ کنی کرو۔ اور اس کام میں ان کا خدا انکی مدد کرتا ہو۔ نہ تو وہ کتاب خدا کی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ایسا خدا خدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب اس کتاب کے مصنف کا فریب سمجھنا چاہیئے۔

اب سوامی صاحب اپنے بجروید $\frac{۲۲}{۲۵}$ صفحہ ۱۴۹ پر فرماتے ہیں:-

"اے انسان جسطرح میں بدکرداروں کی گردن کاٹتا ہوں۔ ویسے تو بھی کاٹ"۔

اب ہم کچھ نہیں کہتا چاہتے۔ سوامی جی کے اپنے ہی مقرر کردہ معیار پر یہ تعلیم کس سلوک کی مستحق ہے۔ اس کے متعلق سوامی جی کی رائے صاف ہے۔

ستیارتھ صفحہ ۲۴۰ - سمولاس ۷ میں سوامی جی فرماتے ہیں:-

"اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ پرمیشور اس کو قبول کرتا ہے۔ جیسی کہ یہ ہے۔ اے پرمیشور میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیکی نامی ہو۔ اور سب میرے ماتحت ہو جائیں یہ جہالت کی پرارتھنا ہے"۔

اب اس کے برخلاف سوامی جی آریہ بھوی صفحہ ۹۴ شری سوامی دیانند جی مہاراج رگویدادی بھاشیہ بھومکا اول ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ منتر ۸ کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔

"جو وید اور وید ودیا درود ہی انار یہ منش ہیں ان سب دشٹوں کو آپ مول ست نشٹ کیجیے"۔

مطلب:- جو ویدوں کے مخالف انار یہ لوگ ہیں اے ایشور آپ انہیں جڑوں سمیت غارت کر دیں اب سوامی جی کے اپنے ہی قول کے مطابق یہ کتاب کس سلوک کی مستحق ہے۔ سوامی جی کا فتوے صاف ہے۔ ہمارے کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں۔

یہ تو سوامی جی کی اپنی تصانیف اور اقوال کی شہادتیں ہیں اب ذرا سوامی جی کے اپنے دوستوں اور ہمعصروں کی شہادتیں ملاحظہ فرمائیے۔ دیو سماج کے بانی پنڈت شو نرائن اگنی ہوتری نے ۱۸۹۱ء میں لاہور سے ایک انگریزی پمفلٹ شائع کیا تھا۔ اس پمفلٹ میں پنڈت صاحب موصوف نے نہایت معتبر شہادتوں سے یہ بات ثابت کر دکھائی ہے۔ کہ پنڈت دیانند فی الحقیقت ویدوں پر وشواس نہیں رکھتا تھا۔ یعنی ویدوں کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس نے ہندوؤں میں ریفارم کی غرض سے اپنی ریفارم کی بنیاد ویدوں پر رکھی تھی۔ تاکہ ہندو لوگ جو ویدوں کو کلام الٰہی مانتے ہیں۔ ان کے دلوں میں شری سوامی دیانند صاحب کی مجوزہ ریفارم بہت جلد اثر کر سکے منجملہ ان شہادتوں کے جو پمفلٹ مذکور میں درج ہیں۔ ایک شہادت رائے بھولا ناتھ صاحب کی ہے۔ یہ صاحب گجرات کے لیڈ۔ گورنمنٹ کے معزز افسر اور پرارتھنا سماج احمد آباد کے بانی تھے ۱۸۷۴ء میں جب سوامی دیانند جی احمد آباد تشریف لے گئے تو رائے بھولا ناتھ جی اور سوامی دیانند جی کے درمیان ایکمرتبہ یہ دلچسپ و معنی خیز مکالمہ ہوا۔ بھولا ناتھ جی نے فرمایا۔ سوامی جی آپ کا یہ دعوے ہے۔ کہ وید کلام الٰہی ہیں۔ مگر اہل عقل کے نزدیک تو آپ کا یہ دعویٰ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اسپر سوامی دیانند جی نے جواب دیا بھولا ناتھ جی! آپ کا یہ فرمانا تو بالکل سچ ہے۔ لیکن اگر

KULAEAT LIBRARY

عوام الناس کے جذبات کا لحاظ نہ کیا جاوے۔ تو پھر عوام الناس سماج میں کس طرح شامل ہونگے۔ اور ہمارا پھیلاؤ کیسے ہوگا۔ اصل عبارت انگریزی کی یہ ہے۔

"Swamiji" once said Bholanath to Dayanand, "You claim vedas as the words of God but this is of no avail before sensible man" On this Dayanand answered, "This is quite true, but Bholanathji, without adopting this course how would the people join us and how our chariot would roll on?

دوسری شہادت - راؤ بہادر پنڈت رام رتن رام سی آئی ای پرنسپل ٹریننگ کالج الہ آباد کی ہے۔ جنہوں نے اپنی چٹھی میں بھولا ناتھ جی کی تصدیق کی ہے۔

تیسری شہادت - برہمچاری لچھمن پرشاد سابق پریذیڈنٹ آریہ سماج جہلم کی ہے۔ جو بعد میں برہمو مشنری ہو گئے برہمچاری صاحب کی چٹھی کا خلاصہ اردو میں حسب ذیل ہے:-

"جہلم میں مجھ سے سوامی جی نے صاف طور پر کہدیا تھا۔ کہ ہندوستان میں سب ہندو لوگ ویدوں کو کلام الٰہی مانتے ہیں۔ اگر تم توحید و عبادت الٰہی کا وعظ ویدوں کی سند پر نہیں کروگے تو کوئی ہندو تمہاری بات بھی نہیں سنیگا۔ انگلستان میں بہت سے علماء ایسے ہیں۔ جو بائیبل کو کلام الٰہی نہیں مانتے۔ مگر تاہم وہ عوام کے مذہبی عقائد کا پاس کرکے بائیبل کو کلام الٰہی کہا کرتے ہیں۔ اسی طرح تمکو بھی چاہیئے۔ کہ اہل ملک کو نئی زندگی بخشنے کے لئے ویدوں کو ڈھال بنالو۔ اگر تم ایسا کروگے تو ممکن ہے کہ جلد کامیاب ہو جاؤ۔" چٹھی کے اصل الفاظ بزبان انگریزی یہ ہیں:-

The Sawami had told me in Jehlum clearly that in India the Hindus believe the Vedas as the words of God and unless you preach the unity and worship of God on their authority the people will not hear you.

In England many a learned men donot believe the Bible as the words of God still in seeking the religious interests of the people, they profess the Bible to the word of God. In like manner if you will also make the vedas as a shield (dhal) for the religion of the country, then you will possibly succeed soon.

چوتھی شہادت - بھائی جواہر سنگھ کی ہے جو ستری سوامی دیانند کے بڑے مخلص دوست تھے۔ اور سالہا سال تک آریہ سماج لاہور کے سرگرم سکرٹری رہ چکے تھے۔ یہی بھائی جواہر سنگھ اپنی چٹھی میں تیسرے سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے ستری سوامی دیانند جی کی طرف سے اپنے دل میں شک پڑنے کی وجہ یہ لکھتے ہیں:-

کہ "سوامی جی جب امرتسر سے جہلم پہنچے دیگر ایک گاڑی میں سوار ہو کر اپنی فرودگاہ کو واپس آئے تھے۔ تو مجھے اور ایک اور معزز آدمی سے انہوں نے فرمایا۔ کہ آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلئے۔ چنانچہ ہم بھی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ سوامی جی کے پاس اسوقت ویدوں کی پستکیں تھیں۔ میں نے اس خیال سے کہ سوامی جی کو تکلیف نہ ہو۔ ویدوں کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ مگر سوامی جی نے ہماری آسائش کے لحاظ سے ویدوں کو اٹھا کر جہاں آپ بیٹھے تھے وہاں رکھ لیا۔ اور پھر سوامی جی مہاراج ویدوں پر خود براجمان ہو گئے۔ اور مسکرا کر کہنے لگے کہ اب آپ لوگ اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ سوامی جی کی اس حرکت سے میرے دل پر سخت چوٹ لگی اور میرا دل بول اٹھا کہ ان کا ایمان ویدوں پر نہیں ہے۔

یہ شک جو میرے
دل میں اسوقت پیدا ہوا وہ پھر بھی رفع نہیں ہوا۔ بلکہ واقعات مابعد سے روز بروز اور بڑھتا ہی گیا۔ اصل عبارت انگریزی کی ذیل میں درج ہے۔

My first suspicion about his private disregard of the Vedas began, when, he, after delevering a lecture at Amritsar near Darbar sahib in Bunga Malvian was returning in a carriage asked me and another gentleman to with him in the same carriage. The Pundit had taken there his copies of Vedas and to oblige him. I put them in my side so that he may sit comportably but he taking of my own comport removed the books from my side and put them under his seat and sat over them and then smilingly said "Now enjoy your full comfort." This conduct of the Pundit at once struck me and I thought that he does not seem to believe them as the words of God and has no respect for these holy books" I may not have demised correctly then but since then I had no occasion to find out my error, but on the contrary I had many such occasion wich instead of weakening my idea had strengthened it."

اس کے بعد اسی پمفلٹ میں سردار دیال سنگھ مجیٹھ کی چٹھی درج ہے۔ جسمیں سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ کہ مجھے پہلے ہی سماعی شہادتوں کی بنا پر یہ یقین تھا۔ کہ سوامی دیانند جی ویدوں کو اعتقادی طور پر تسلیم نہیں کرتے۔ مگر ایک روز سوامی دیانند جی نے مجھے صاف لفظوں میں یہ ہی بات کہہ

بھی کر دی تھی۔

علاوہ مذکورہ بالا صاحبان کی چٹھیات کے اس غلط میں اور معزز حضرات کی چٹھیاں بھی اس مضمون کی درج ہیں۔ جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مہامہوپادھیا پنڈت مہیش چندر نیایارتنا سی آئی۔ ای پرنسپل سنسکرت کالج کلکتہ۔ پنڈت لودین چندر رائے فاضل علم سنسکرت فیلو پنجاب یونیورسٹی پرنسپل اورینٹل کالج لاہور۔ مہامہوپادھیا پنڈت گوریشاد ہیڈ پنڈت اورینٹل کالج۔ پنڈت شنکر پانڈورنگ ایم۔ اے مشہور و نامور فاضل سنسکرت بمبئی پریسیڈنسی سابق اورینٹل ٹرانسلیٹر گورنمنٹ بمبئی۔ اور مترجم رگ وید بزبان مرہٹی و انگریزی براہم سفسٹر یکے از ریاستہائے واقع پریسیڈنسی بمبئی۔

شذرات

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا

غیر مذاہب والے عام طور پر مسلمانوں پر یہ الزام لگایا کرتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ بیشتر ازیں کئی بار اسکا دندان شکن جواب دیا گیا۔ مگر مخالفین اپنی ضد اور ہٹ کو چھوڑنے کا نام نہیں لیا کرتے تھے مگر وقت آیا کہ مخالفین کو خود اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اسلام بزور شمشیر نہیں بلکہ بزور صداقت پھیل رہا ہے چنانچہ پچھلے دنوں آریہ دوستوں کو یہ آواز بلند کرنی پڑی تھی۔ کہ بنگال میں اپنی مشنری روح کے سبب اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اب چرچ مشنری ریویو میں ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

بعض لوگ ہمیشہ اس پر زور دیتے ہیں۔ کہ اسلام بزور تلوار پھیلا ..... حتیٰ کہ ہمارے بہت سے امیدوار پادریوں کو خیال پیدا ہوا کہ بعض بعض غیر مہذب لوگ صرف تلوار کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی اشاعت کرتے ہیں۔ آجکل جبکہ اسلام میں تفرقہ کے بارہ میں اسقدر باتیں سننے میں آرہی ہیں۔ امیدوار پادریوں کو خیال گذرا ہوگا۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد اسلام بخلاف عیسائیت ایسی شاندار طاقت نہ رہیگا۔ لیکن وہ غلطی پر ہیں کیونکہ جو لوگ اسلام سے آگاہ ہیں۔ وہ اس خیال کی بیہودگی سے واقف ہیں۔ امید کہ ڈاکٹر اینڈرسن صاحب کے یہ فقرات نہ صرف عیسائی بلکہ آریہ معترضین کے لئے بھی خاص ہدایت کا موجب ہونگے +

مشرقی معقولیت پسند ہیں

یہی صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں۔ کہ رپورٹ سے ایک فقرہ میری نگاہ سے گذرا ہے۔ جو میرے خیال میں توجہ کے قابل ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ مشرقی طبیعتیں منطقی نہیں ہوتیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جب کسی نئے آدمی کو اس مشرقی مذہب کے بارہ میں کسی ملا سے پانچ چھ گھنٹے بحث کرتے گزریں گے۔ تو وہ یہ دیکھ کر متحیر ہوئے بغیر نہیں رہیگا۔ کہ مشرق کے لوگ مشرقی زبان کیطرح مشرقی منطق بھی رکھتے ہیں۔"

سچائی میں ایک طاقت ہے۔ جو ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ آخر ہمارے پادری دوستوں کو بھی اسکا اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اسلام بے ہنگم پن سے نہیں بلکہ اپنی معقولیت اور منطقیانہ طرز سے اپنے رفیق کو قائل کرتا ہے۔ اور باقی ہمارے پادری صاحبان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی فخر مشرق تھے۔ اور تین مساوی ایک یہ مغربی عقیدہ ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اس سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔

رسم شدھی میں آریوں سے ہندو بڑھ گئے۔

زمانہ کا رنگ ہے ایک وقت تھا۔ جبکہ سناتنی ہندو شدھی سے کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ مگر وقت آیا جبکہ سناتنی ہندو اس روش میں آریوں کو بھی پیچھا دکھلا گئے۔ چنانچہ بمبئی کے "ہندو مشنری" اخبار میں ایک مبلغ کا خط چھپا ہے۔ جسمیں وہ لکھتا ہے۔ کہ

"پریہ بہرا تا! ۱۸۔ مئی کو نیلور ضلع کے سات کرسٹانوں کو پھر سے ہندو دھرم میں داخل کیا۔ ۲۱۔ جولائی کو سنے کرسچن شدہ لوگوں نے میرا گنٹلا بھادری تعلقہ میں دورہ کیا۔ یہاں میں نے آٹھ جنوں کا ہندو دھرم میں پرویش (داخلہ) کرایا۔ اس جگہ کے اچھوت بھائی نہ تو جنیو پہننا سویکار (اختیار) کرتے ہیں۔ اور نہ کوئی رسم ہی ادا کرتے دیتے ہیں۔ اس لئے فی الحال میرے لئے کسی رسم کا ادا کرنا ممکن نہیں۔" (یعنی بنا شدھی کی رسم ادا کئے لوگ ہندو دھرم میں لئے جا رہے ہیں)

اس پر ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور نوٹ دیتے ہیں۔ کہ

"جنیو کا سوال چھوڑا جائے تو چھوٹا جانے پر خوشی (لیکن) شدھی کی رسم ادا کرنے اور اسے با اثر بنانے میں بہت لابھ (فائدہ) ہے۔ پرنتو (لیکن) جن حالتوں میں ہمارا بھائی کام کر رہا ہے۔ وے انہیں کو معلوم ہیں۔ ہماری اچھا (خواہش) ہے۔ کہ انہیں کامیابی ہو"

یہ ایک الگ امر ہے۔ کہ سناتنی دوستوں کے مذہبی شاستر شدھی کے سخت مخالف ہیں۔ مگر بمبئی کے ہندوؤں نے ہوا کے رُخ کو خوب پہچانا۔ آج سے کچھ سال پہلے ہمارے ہاں بھی مدراس کی طرف اشاعت کا بڑا زبردست خیال پیدا ہوا تھا۔ مگر وہ خیال خیال ہی رہا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس میدان میں عیسائی اور ہندو کام کرنے کے لئے اتر آئے۔ اور وہ اس میں خاطر خواہ کامیاب ہو رہے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ہم اب بھی ہوا کے رُخ پہچان سکیں۔

گڑ اور گوبر ایک بھاؤ

پرکاش میں پنڈت نوک ناتھ یا "لک" ناتھ" لکھتے ہیں کہ ہماری سبھاؤں میں جو بھی اوپدیشک یا بھجنیک آجائے ہم اُسے پنڈت کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یوگیہ (قابل) پنڈت میدان میں نہیں آتے۔ کہ وہاں گڑ اور گوبر ایک بھاؤ بک رہا ہے۔ پھر آگے چلکر یہی پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے ایسے بھی پنڈت ہیں۔ جو تین تین بار کماری کنیاؤں سے شادی کر چکے ہیں۔ ہمیں ایسے پنڈت کا بھی پتہ ہے۔ جس نے کوئیٹہ سے واپسی سیکنڈ کلاس کا کرایہ لیکر بغیر ٹکٹ کے تھرڈ میں سفر کیا۔ لیکن پھر بھی وہ شریمان اور پنڈت جی ہیں۔ بقول نامہ نگار پرکاش کسی معزز آریہ پنڈت کا تین بار باکرہ عورتوں سے شادی کرنا یہ صریح اس اصولی دلیل ہے۔ کہ آریہ صاحبان کا نیوگ کا مایہ ناز مسئلہ کبھی عملی رنگ اختیار نہیں کر سکتا۔ اور پھر ہمیں حیرت ہے۔ کہ سیکنڈ کا کرایہ لیکر بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے والے حضرات ہی آئے دن پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کا مُنہ چڑایا کرتے ہیں۔

گورو ڈم کی خطرناک لہر

کا عنوان دے کر خالصہ اخبار اپنے ۶۔ ستمبر کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ

"گورو ڈم پہ چار کا اڈا پختہ شکل میں قائم ہو چکا۔ اور روز مرہ نہایت مضبوط حالت اختیار کرتا جا رہا ہے اور سکھی اصولوں کے خلاف مردم پرستی کے اس خوفناک اڈے کو نیست و نابود کرنے کیلئے با اصول و مستقل مزاج خالصہ دوانوں کو جلدی کمربستہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ

گورو ڈم پر چارکوں کے حوصلے اس قدر بڑھتے جارہے ہیں - کہ اکثر جگہ گڑھ پرشاد کی اردس بجائے شری گورو گرنتھ صاحب کے سامنے کرنے کے پہلے ان کے سامنے کرنے کی جگر خراش خبریں موصول ہوئی ہیں - اور بعض جگہ شری گورو گرنتھ صاحب جی کی موجودگی میں ان بھدر پرشوں کو سنگت سے اعلےٰ اور اونچی جگھوں پر بٹھانے کے منحوس واقعات بھی کانوں تک پہنچے ہیں - اور ایسی جگر خراش خبروں اور منحوس واقعات نے ہی ہمیں اس کے متعلق ایک خاص نمبر کی اشاعت کیلئے مجبور کیا ہے - اور ہر ایک خالصہ بھائی کا یہ لازمی و ضروری فرض ہے - کہ گورو ڈم پر چارکوں کے جو دلچسپ و حیرت انگیز حالات کہیں سے مل سکیں - پندرہ بیس روز کے اندر ہمیں پہنچانے کی کوشش اور کرپا کرے +

انسدادِ گداگری

میونسپلٹی بمبئی میں پچھلے دنوں انسداد گداگری کے متعلق ایک سوال پیش ہوا تھا - جس کے متعلق ایک کمیٹی قایم ہوئی تھی - حال ہی میں کمیٹی نے ایک رپورٹ پیش کی ہے - جس میں یہ تجویز ہے - کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے - کہ وہ گداگروں کے لئے ایک ورک ہوس اور جائے پناہ قائم کرے - اور اس کے انسداد کیلئے ایک قانون بنائے جس کی رو سے مجسٹریٹوں کو اختیار دیا جائے - کہ جو گداگر تنبیہ کر دینے پر بھی اپنی حرکات سے باز نہ آئے - اور بار دوم عدالت کے سامنے حاضر ہو تو اسے مضبوط ماہونے کیلئے ورک ہوس میں بھیجدیا جائے - اور اگر اس کے جسم میں کچھ نقص ہو تو اسے کسی خیرات خانہ یا جائے پناہ میں داخل کیا جائے - (۲) مذہبی فقیروں کو خاص خاص حالتوں میں جنہیں واضح کر دینا چاہیئے اس قانون سے مستثنےٰ سمجھا جائے - (۳) اس قانون کو عمل میں لانے کے لئے اس کے اخراجات کا کچھ حصہ میونسپلٹیوں کے ذمہ ڈالا جائے - ہماری رائے میں یہ تجویز نہایت معقول ہے - اور گورنمنٹ کو انپر غور کرکے جلد انہیں عملی جامہ پہنانیکی کوشش کرنا چاہیئے

سوامی دیانند کا سنیاس اچھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گہرست

آریہ گزٹ میں کسی آریہ مہاشہ کا اشتہار شائع ہوا ہے جسمیں وہ یہ لکھتے ہیں - کہ

"میرے ایک متر کی عمر اسوقت ۳۰ - ۳۵ سال کے درمیان ہے - جن کی پہلی استری مر گئی ہے - گورنمنٹ ملازم بمشاہرہ بہتر روپیہ ماہوار - علاوہ ازیں صاحب جائداد کسی ایسی کنواری بالبد ہو اسے شادی کرانا چاہتے ہیں - جو عمر میں ۱۸ - ۲۰ کے درمیان ہو - اگر قوم مہاجن سے ہو تو بہتر - ورنہ ذات پات کا کوئی خیال نہیں -

اب غور کرو - کہ ۳۵ سال کا رنڈوا نیوگ کیلئے نہیں بلکہ نکاح ثانی کے لئے ہاتھ مارتا ہے - اور عقد ثانی بھی بیوہ کے ساتھ نہیں بلکہ ۱۸ یا ۲۰ سال کی کنواری کیساتھ حالانکہ سری سوامی دیانند جی مہاراج نے نکاح ثانی کے مقابلہ میں نیوگ کو ازحد ترجیح دی ہے سوامی جی نکاح ثانی کے ایک منٹ کے لئے بھی روادار نہ تھے - مگر غور کرو کہ آریہ صاحبان کس طرح ایک آریہ اصول کو تلانجلی دیکر ایک اسلامی اصول کے سامنے سر جھکا رہے ہیں - تب ہی تو ایک دفعہ راؤ بہادر ماسٹر آتمارام انسپکٹر مدارس کو یہ لکھنا پڑا تھا - کہ اگر سوامی جی گہرست کے تشبیب و فراز سے واقف ہوتے تو ہمارے گہرستیوں کے گلے نیوگ نہ مڑتے -

آریہ دوست اب خود ہی بتلائیں - کہ سوامی دیانند کا سنیاس اچھا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ الہ وسلم کا گہرست ؟

آریوں اور سکھوں کا میل جول -

آریہ گزٹ اپنے ۱ - ۲ - بھادوں کے اشوع میں لکھتا ہے - کہ

"مہاشہ شیر سنگھ جی کمپریٹ ایجنٹ راولپنڈی کا بواہ ڈاکٹر حضورا سنگھ جی پنشنر کی پتری کیساتھ گورمریادا ریتی سے سرگودہا میں ہوا - درکمش کیطرف سے مبلغ ۱۵ روپے دان بتفصیل ذیل ملا - خالصہ ہائی سکول سرگودہا ۵ - خالصہ سکول سید گراں صہ ڈی - اے - وی ہائی سکول راولپنڈی ۵ - خیراتی شفاخانہ راولپنڈی صہ ، آریہ پتری پاٹھشالہ سرگودہا صہ ، دیدپرچار فنڈ آریہ سماج سرگودہا ۵ -

اب حضرت باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق شری سوامی دیانند صاحب کے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۶ پر کے اس فتوے کو مدنظر رکھو کہ

"چاہتے تھے - کہ میں سنسکرت میں بھی پک اڑاؤں (ٹانگ اڑاؤں) یہ بات اپنی مان پرتشٹھا اور اپنی پجکھ بانی (عزت و شہرت) کی اچھا کی بنا ہی نہ کرتے اس کو اپنی پرتشٹھا کی اچھا (خواہش) اوش (ضروری)

تھی - جب کچھ ابھمان تھا - تو مان پرتشٹھا کیلئے کچھ وسوسہ (فکر) بھی کیا ہوگا" +

کیا ہم اس اتحاد کو مبارک کہہ سکتے ہیں - کیا ہمعصر لائل گزٹ یا خالصہ اخبار اسپر روشنی ڈالینگے ؟

سپاہیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی سہولتیں

KHILAFAT LIBRARY

نہایت مسرت اور اطمینان سے سنا جائیگا کہ گورنمنٹ پنجاب نے موجودہ جنگ میں شریک ہونے والے مصافی یا غیر مصافی ملازمین کے بچوں کی تعلیم کیلئے تسلی بخش انتظام کر دیا ہے - چنانچہ جناب ایڈیشنل سکرٹری بہادر پنجاب بذریعہ گشتی چٹھی نمبر ۴۷۵۶ ان قواعد کی تشریح فرماتے ہیں جو اس امر کے لئے تجویز کئے گئے ہیں - اور محکمہ تعلیم کیطرف سے ان پر عمل کیا جائیگا - ان قواعد سے ان لوگوں کے لڑکے یا لڑکیوں کی تعلیم کیلئے خاص رعایتیں کی گئی ہیں - جو ۴ - اگست ۱۴ء کے بعد شریک جنگ ہو کر یا تو لڑائی میں مارے گئے یا بیمار یا زخمی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے روزی کمانیکے ناقابل ہو گئے ہیں - اور اس کے لئے فوجی درجہ مصافی یا غیر مصافی کی کوئی تخصیص نہ ہوگی -

ایسے اشخاص کا ہر بچہ معیار مندرجہ ذیل کے مطابق حصول تعلیم میں رعایتوں کا مستحق ہوگا -

(۱) ہر بچے (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) کو ابتدائی پرائمری تعلیم مفت دیجائیگی - اور اسے مبلغ دو روپیہ ماہوار وظیفہ کتابوں وغیرہ کے خرچ کیلئے دیا جائیگا -

(۲) اگر بچہ مڈل کی جماعت میں تعلیم پاتا ہے - تو علاوہ دو روپیہ وظیفہ ماہوار کے سکول کی فیس معاف کی جائیگی - اور اگر بورڈ ہے - تو اسے آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ اخراجات بورڈنگ ہاؤس کے لئے دیا جائیگا -

(۳) اگر گورنمنٹ ایسے طالب علموں کے لئے اور وظائف تجویز کرے جو ہائی سکول یا کالج میں بلحاظ حسن لیاقت دیئے جائیں - تو ان کے حاصل کرنے میں مندرجہ بالا وظائف سدراہ نہ ہونگے +

پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور +

ویدکزمانہ کی ایک جھلک

عموماً آریہ دوست عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ ویدوں کے زمانہ میں ہر طرح سے امن وچین تھا۔ لڑائی دنگہ اور فساد وغیرہ کا کہیں نام ونشان بھی نہ تھا ہر ایک انسان سلامتی سکھ اور آرام سے اپنی زندگی کے دن گذارتا تھا۔ بظاہر حامیان وید کا یہ دعویٰ نہایت ہی دلکش اور پیارا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی شوق وذوق نے ہمیں ویدوں کے مطالعہ کے لئے مجبور کیا اور جب ہم نے ویدوں کو پڑھا۔ تو ہمیں اس کے بالکل برعکس پایا۔ چنانچہ ہم سوامی دیانند صاحب کے بجروید بھاش سے چند منتر بطور ناظرین کرتے ہیں۔ دوست انہیں پڑھکر خود ہی اندازہ لگالیں۔ کہ کیا کوئی امن پسند آدمی ایسے زمانہ کو صرف حیلے بہانے بھی پسند کر سکتا ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہنا چاہتے

(۱) "وہ جو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ہوا میں اڑتے ہیں جن کے تیز ہوا کی مانند چلنے والے ہیں۔ ان پرانوں کی مانند بہادروں کو ہمارا ستکار ہو" یجروید ۱۶/۲۵ +

(۳) "جن کے تیر بارش کی مانند برسنے والے ہیں۔ ہم لوگ دشمنوں کو رلانے والے ان بہادروں کا ستکار کرتے ہیں" ۱۶/۵۱ +

(۳۶) "اے سپہ سالار! آپ ہمکو دلی راحت دینے والے ہوں آپ ہماری حفاظت کی خاطر تلوار۔ توپ۔ بندوق کو گرہن کریں۔ آپ ہرن کی کھال کو پہنے ہوئے ہماری حفاظت کیلئے آئیں۔ اور دشمنوں کی زبردست فوج کو درخت کی مانند کاٹ کر فتح دیجئے" ۱۶/۵۱ +

(۴) "اے ۔۔۔ کی مانند سونے سے نفرت کرنیوالے راجہ آپ کے جو انواع واقسام کے جو ہتھیار ہیں۔ وہ ہمارے سوائے دشمنوں کو مارنے کا مرجب ہوں" ۱۶/۵۲ +

(۵) "اے خوش قسمت سپہ سالار! آپ اپنے زور آور بازوؤں سے بے شمار ہتھیاروں کا کماحقہ استعمال کرنے والے ہیں" ۱۶/۵۳ +

(۶) "اے انسانو! جس طرح ہم لوگ ہزاروں جیو جنتوؤں سے بھری ہوئی اور زمین کے ہزاروں بوجھ لیے چوڑے دیش دیشانتروں میں اپنی کمان کو چلے پر چڑھا لے ہیں۔ اسی طرح تم بھی کرو" ۱۶/۵۴ +

(۷) "ہم لوگ دشمنوں کو مارنے اور انکو تاڑنے کا کام کرنے والوں کا ستکار کرتے ہیں" ۱۶/۵۵ +

(۸) "ہم لوگ دور رہ کر دشمن کو مارنے والے تیر بنانیوالے کمان بنانیوالے۔ تیر و تفنگ چلانے والے تم لوگوں کا ستکار کرتے ہیں" ۱۶/۵۶ +

(۹) "جو دشمنوں کو پہلے سے ہی گھیر لینے اور قید کر لینے والے۔ اور دشمنوں کو مارنے اور ان کی بالکل بیخ کنی کرنے والے اور دشمنوں کو کاٹنے والے اور ہرے بانس والے نوجوانوں یا ہرے درختوں کو اناج اور پانی دیتا ہے۔ وہ سکھ کو پراپت ہوتا ہے" ۱۶/۵۷ +

(۱۰) "وہ جو جنگل میں رہنے والونکو۔۔۔ تیز رفتار فوج کے سپہ سالار کو۔ تیز رفتار رتھوں کے مالک کو۔ کوچوان کو۔ دشمنوں کو مارنے والے اور ان کو تتر بتر کرنے والے بہادروں اور ریلچیوں کو اناج دیتے ہیں۔ وہ فتح نصیب ہوتے ہیں" ۱۶/۵۸ +

(۱۱) "اے راجہ اور پرجا کے پرشو! تم لوگ بلند رتھ لگانے والے اور ان کا مناسب استعمال کرنیوالے پرشوں کا ستکار کرو۔۔۔ سپہ سالار اور کمان افسروں کا باجہ بجانیوالے بینڈ ماسٹر کا اور بہادروں کو میدان جنگ میں جوش دلانے کیلئے رزمیہ گیت گانے والے کا ستکار کرو" ۱۶/۵۹ +

(۱۲) "راج اور پرجا کے پرشوں کو چاہیئے کہ وہ سب سے ہتھیاروں سے مسلح اور تیروں سے بھرے ہوئے ترکش والے کا ستکار کریں۔ تیز ہتھیار اور توپ۔ بندوق سے مسلح فوج کے سپہ سالار کا ستکار کریں۔ خوبصورت ہتھیاروں والے اور عمدہ کمانوں والے پرشوں اور ان کے محافظوں کو اناج دیں" ۱۶/۶۰ +

(۱۳) "راج اور پرجا کے پرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دشمنوں کو رلانے والے اور دشمنوں کی فوج کو مٹی میں ملانے والے بہادروں کو اناج وغیرہ دیں" ۱۶/۶۱ +

(۱۴) "انسانوں کو چاہیئے کہ جس کے پاس تلوار۔ توپ۔ بندوق وغیرہ بہت سے ہتھیار ہوں۔ اس کو اناج وغیرہ دیں" ۱۶/۶۲ +

(۱۵) "اے انسانو! تم سب کو بتادو۔ کہ ہم لوگ دشمنوں پر ہتھیار چلانیوالوں کو۔ تم میں سے دشمنوں کو ہتھیار سے مارنیوالوں کو اناج دینگے" ۱۶/۶۳ +

(۱۶) "ہم عدل وانصاف کرنیوالی استریوں کا اور تم میں سے سبھا کی رکھشا کرنیوالے راجاؤں کا ستکار کریں گے۔ گھوڑوں کو گھوڑوں کی رکھشا کرنیوالو نکو۔ دشمنوں کی فوج کو مارنے والی اپنی فوج کو اور تم میں سے جو استریاں دشمنوں کی فوج کے بہادروں کو مارنے والی ہوں۔ اور مخالف ترکوں والی ہوں۔ اور میدان جنگ میں دشمنوں کو مارتی ہوئی استریوں کو اناج دینگے۔ اور انکا کماحقہ ستکار کریں گے" ۱۶/۶۴ +

(۱۷) "اے دشمنوں کو مارنے والے راجہ تیرے لئے اناج پراپت ہو۔ تیرے بازوؤں سے دشمنوں کو وجے پراپت ہو" ۱۶/۱ +

(۱۸) "اے بادل کی طرح تیروں کی بارش کرنیوالے سپہ سالار! تیر اتیر کو ہاتھ میں لینا اور اس کو چلانا منگل کاری ہو" ۱۶/۱۰ +

(۱۹) "وہ سپہ سالار جو گلے میں نیلم کی مالا پہنے ہوئے ہے جو دشمنوں کو رلانے والا ہے۔ وہ ہم کو سکھ دینے والا ہو" ۱۶/۲ +

(۲۰) "اے بلند اقبال سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر ہیں۔ تو انکو کمان میں رکھکر کمان کے ڈوروں گوشوں کو ملا کر بڑے زور سے دشمن پر چھوڑ اور جو تیرا دشمن تجھ پر چلائیں۔ تو اپنے آپ کو انکی زد سے دور رکھ" ۱۶/۹ +

(۲۱) "اے فنون جنگ میں ماہر انسانو! اس چٹاری سپہ سالار کی کمان کبھی بھی چلے سے اترنے نہ پائے اور اس کے تیر کی نوک کبھی نہ ٹوٹے۔ اس مسلح سپہ سالار کا ترکش کبھی بھی تیروں سے خالی نہ ہونے پائے۔ اس کا ترکش ہمیشہ تیروں سے بھرا رہے اگر اس کا ترکش تیروں سے خالی ہو جائے۔ تو اسکو نئے تیروں سے بھر دو" ۱۶/۱۰ +

(۲۲) "اے بہت زیادہ دیر تک کھینچنے والے سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر و کمان ہے۔ تیرے مطیع جو فوج ہے تو اس تیر و کمان اور فتح نصیب فوج کے ذریعہ ہماری سب طرف سے حفاظت کر" ۱۶/۱۱ +

(۲۳) "اے سپہ سالار! تو اپنی تیر انداز کمان کیساتھ ہماری دور نزدیک سب طرف سے رکھشا کر۔ آپ ہمارے نزدیک ہی اپنے ترکش کو تیروں سے بھرکر دھارن کیجئے" ۱۶/۱۲ +

(۲۴) "اے میدان جنگ میں چاروں طرف نظر دوڑانیوالے تیر و کمان سے مسلح فوج کے سپہ سالار! تو اپنی کمان کو ہمیشہ اور ہر وقت تیروں کو دشمنوں پر چلا اور ان کو ہلاک کرنے میں دلی راحت دینے والا ہو جائے" ۱۶/۱۳ +

موضع سیکھواں میں سکھوں کا دوسرا سالانہ جلسہ

KHILAFAT LIBRARY

پچھلے دنوں موضع سیکھواں میں سکھوں کا دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ اس میں ہمارے ایک احمدیہ سکول کے طالب علم نے جس عمدگی سے بھائی گنگا سنگھ پریچھر کا ناطقہ بند کیا وہ درج ذیل ہے۔

بھائی گنگا سنگھ کو منتظمین جلسہ نے قبل تقریر ہی روک دیا تھا۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنی ہونگی۔ غیر مذاہب پر کسی قسم کا حملہ نہیں کرنا ہوگا جس سے انکی دلشکنی ہو۔ یہ بات ان کی بہت معقول تھی اس لئے کہ انہوں نے مباحثہ کیلئے تو بلایا نہیں تھا۔ اور نہ ہی اشتہار میں غیر مذاہب کو مباحثہ کیلئے وقت دیا ہوا تھا۔ اور دیتے بھی کسطرح اسلئے کہ وہ گذشتہ سال ایڈیٹر نور صاحب سے مُنہ کی کھا چکے تھے۔ اور اپنی مذہبی خوبیاں سننے کیلئے تو انہوں نے یہ تکلیف برداشت کی تھی۔ لیکن بھائی گنگا سنگھ نے اپنے مذہب کی خوبیوں کو چھوڑتے ہوئے اسلام اور دوسرے مذاہب پر نکتہ چینیاں کرنی شروع کیں۔ لیکن ایک حد تک وہ بھی مجبور تھے۔ اس لئے کہ وہ خوبیاں بیان کرتے تو کیا کرتے۔ اب ذیل میں ان اعتراضات کو جو کیلچرار صاحب نے اپنی دوران تقریر میں اسلام پر کئے ہیں معہ جوابات کے لکھتے ہیں:۔

قولہ: اگر تورات زبور انجیل اور قرآن کریم چاروں کتابیں ایک جگہ اکٹھی رکھی جاویں۔ تو بھی وہ گرنتھ کے مقابل ضخامت میں چھوٹی ہونگی۔ اور گرنتھ ان چاروں سے بڑا ہوگا۔ انتہیٰ۔

اقول: واہ بھائی صاحب اگر مذہب کا کوئی فلاسفر ہو۔ تو ایسا ہی ہو۔ اگر کسی کتاب کا ضخیم ہونا ہی اسکی سچائی کی دلیل ہے۔ تو ژند وستہ جو پارسیوں کی الہامی کتاب ہے اور الف لیلہ اور دیگر قصے کہانیوں کی کتابیں جو ضخامت میں شری گرنتھ صاحب سے بہی بڑی بڑی ہیں۔ کو آپ کے معیار کے مطابق صحیح چاہیئے ثم ما قیل ضعاف الطیر اطولہا جسوما۔ ولم تطل البزاۃ ولا الصقور۔ یعنی کمزور پرندے ہی جسموں میں لمبے اور موٹے ہوتے ہیں۔ اور باز اور شکرے لمبے نہیں ہوا کرتے۔

قولہ: قرآن قصوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور پہلے پرانوں سے اٹھایا گیا ہے۔

اقول: مُنہ کے ساتھ تو جو کچھ چاہے انسان کہہ سکتا ہے ذرا گرنتھ اور قرآن مجید کا مقابلہ تو کر کے دیکھیں کوئی کتاب اس کے آگے دم نہیں مار سکتی۔ یہی کتاب ہے جسکا دعوے ہے۔ انکنتم فیہ ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کہ اگر تم اسمیں کچھ شک رکھتے ہو کہ یہ الہامی کتاب نہیں۔ تو اسکی ایک سورۃ کیطرح کی سورۃ تو بنا کر دکھاؤ۔ کوئی بھی آجتک اسکے مقابلہ میں نہ لا سکا۔ اور نہ لا سکیگا۔ پھر بھی ایسی کتاب ہے۔ جس سے جیسے ایک کم علم فائدہ اٹھا سکتا ہے ویسے ہی ایک فلسفی۔ اس کے مطابق یہ شعر صادق آرہا ہے ؎

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور یہی کتاب ہے۔ جس کے متعلق باوا نانک علیہ الرحمۃ جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۴ میں فرماتے ہیں۔ توریت۔ انجیل زبور ترے پڑھ ڈٹھے وید۔ رہی فرقان کتاب کلجگ میں پردار۔ یعنی نجات دہندہ کتاب کلجگ کے زمانہ میں قرآن کریم ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اور یہی کتاب تھی جسکی وجہ سے باوا نانک اسلام پر فدا ہو گئے۔

پھر الہامی کتاب میں اختلاف نہیں ہوا کرتا۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ کہ اگر قرآن غیر اللہ کیطرف سے ہوتا۔ تو اسمیں بہت اختلاف ہوتا۔ لیکن اسمیں اختلاف نہیں۔ اس لئے یہ اللہ کیطرف سے ہے۔ اور اہل گرنتھ تو مانتے ہیں۔ کہ کہیں مسلمانوں کو تعلیم دیگئی ہے۔ اور کہیں ہندوؤں کو۔ خود اختلاف کے قائل ہیں پس وہ الہامی نہیں ہو سکتا۔

قولہ: حضرت عیسےٰ نے کل دو سال پرچار کیا۔

اقول: بھائی صاحب کا مندرجہ بالا قول محض لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ اسلئے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے۔ اور بعد اس کے وہ کشمیر میں گئے۔ اور وہاں جاکر پرچار کیا۔ اور وہاں جو فرقے بنی اسرائیل کے آباد تھے انکو سیدھے راستہ پر بلایا۔ اور پھر وہاں ہی فوت ہوئے جیسے کہ کتاب اکمال الدین سے ثابت ہوتا ہے۔ اور اپنے اس مشن کو پورا کیا کہ میں بنی اسرائیل کی بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں۔

قولہ: عرب میں ڈاکے مارنے اور قتل کرنیکا حکم اسلام نے دیا اور رسول اللہ نے مسلمانوں سے رہزنی کروائی۔ اور عربوں کو قتل کیا۔

اقول: ان سب باتوں سے بھائی صاحب کی مراد یہ تھی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ لیکن یہ بھائی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے یہ محض افترا باندھا ہے۔ نہ ہی اسلام ڈاکے مارنے اور بیگناہ کو قتل کرنیکا حکم دیتا ہے۔ یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ تو پھر مسلمانوں پر ڈاکے ڈالنے وغیرہ کا الزام کیسا لغو اور بیہودہ ہو جاتا ہے۔ پھر اگر نہیں کہ مسلمانوں نے تلوار کیوں اٹھائی اور کیوں لڑے۔ تو اسکا جواب خود قرآن مجید ہی نے دیا ہے۔ کہ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا کہ مسلمانوں کو لڑنیکا اذن اس لئے دیا گیا۔ کہ انپر ظلم کیا گیا۔ اور مثل مشہور ہے۔ کہ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ ان تیرہ سالہ تکالیف کیطرف نظر اٹھائیں جو کہ صحابہ نے کفار سے اٹھائیں تھیں۔ بعض کو ان میں سے قتل کیا گیا بعض کو جلاوطن کیا گیا۔ یہانتک کہ رسول کریم کے پاک بدن پر پتھر مارے گئے اور قتل کے درپے ہوئے۔ اور ایک رات تمام قبائل کے جوانوں نے ملکر آپ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ تو پھر خدا تعالےٰ نے وہاں سے بچا کر نکال لیا۔ پھر آپنے مدینہ کیطرف ہجرت کی پھر کفار نے آپ کا تعاقب کیا۔ جب رسول کریم مدینہ پہنچے۔ پھر انہوں نے لوگوں کے اسلام اختیار کرنے میں قسم قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں۔ تو اس لئے رسول کریم فرماتے ہیں:۔ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں لوگوں سے لڑوں (الخ حتی غرض و غائت کیلئے آیا کرتا ہے) یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ سکیں۔ اور امن پیدا ہو جاوے۔ اور اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے۔ تو اسکو کوئی نہ روکے۔ پھر یہ کہہ دینا۔ کہ ان کو جبر کی تعلیم دیجاتی ہے کیسی نادانی اور جہالت اور یاوہ گوئی ہے۔

قولہ: اگر باوا نانک مسلمان ہوتے تو کیوں نہ کہتے کہ مکہ میں خدا ملتا ہے۔

اقول: اگر باوا نانک علیہ الرحمۃ مسلمان نہیں تھے۔ تو وہ مکہ میں حج کرنیکو کیوں جاتے۔ اور وار ماجھ محلہ پہلا شلوک میں کیوں کہتے۔ کرنی مکہ سچ پیر کلمہ کرم نوار۔ یعنی کعبہ شریف کی زیارت سے دلی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ پھر جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۳۲ میں کیوں فرماتے۔ کہ اوے ملاجیوں ایس شہر یعنی (مکہ) دا محرم خدائے ہے۔ اور پھر جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۳۶ میں جبکہ یہ الہام ہوا۔ مدینے دی زیارت کر۔ بھائی مردانہ کو یہ نہ کہتے۔ کہ بیشک کعبہ شریف کا حج مومنوں کیلئے فرضان فرض ہے۔ چلو ہم بھی مکہ شریف کا حج کریں۔ پھر اگر مسلمان نہیں بنتے تو حاجیوں والا لباس پہنکر مکہ کیوں جاتے جیسے کہ جنم ساکھی کلاں صـ۲۰۷ میں لکھا ہے:۔

پھر نیلا جبہ پہن کے بیٹھا کے آن — اکو اک خدائے ہے آکھے موہو کلام
نیلا باتا پہن کے دھریا مصلے بیس — عصا کورہ پاس رکھ پوری کی حدیث

پھر واراں بھائی گورداس صـ۱۲ میں لکھا ہے۔

بابا پھر کے گیا نیلے بستر دھاری بن والی — عصا ہتھ کتاب بچھو کورہ بانگ مصلی داری
بیٹھا جائے مسیت وچہ جتھے حاجی حج گذاری

ایک چیلنج

(گذشتہ سے پیوستہ)

عیسیٰ بھی اگر انسان اور صرف رسول ہیں تو ضرور فوت ہو گئے ہیں اسی قسم کی ایک آیت اور بھی ہے۔ جو گویا اس آیت کی تفسیر ہے۔ وہ یہ ہے

(۲) وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سورہ آل عمران ع۱۴ یعنے محمد صرف ایک رسول ہیں۔ اس کے پیشتر کے تمام رسول فوت ہو گئے۔ اس آیت سے صاف ثابت ہو گیا کہ عیسےٰ جو آپ کے پیشتر کے رسول تھے وہ بھی فوت ہو گئے۔ ان مذکورہ آیات کے سوا ایک اور بھی آیت ہے۔ جو ان سب سے بڑھ کر صاف ہے۔

(۳) والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون سورہ نحل ع۱۴ یعنی جو لوگ سوائے اللہ کے معبود بنائے جاتے ہیں اور پکارے جاتے ہیں۔ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ آپ بھی پیدا شدہ ہیں۔ اور وہ تمام لوگ مردے ہیں۔ زندہ بھی تو نہیں ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائینگے۔ اب بتلاؤ کہ اگر کوئی مخالف اسلام ہی اس جگہ تم پر یہ اعتراض کرے کہ بیان قرآن کا بموجب تمہارے اعتقاد کے تو خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مسیح ابن مریم کو من دون اللہ سمجھتا ہے اور کل من دون اللہ یعنی اللہ کے سوا جس قدر معبود ہیں۔ انکو بغیر کسی ایک کے بھی استثناء کے مردہ قرار دیتا ہے۔ اور تم مسیح ابن مریم کو زندہ قرار دیتے ہو۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ کوئی من دون اللہ معبود زندہ نہیں ہے۔ پس اگر تم سچے ہو تو قرآن حق پر نہیں اور اگر قرآن حق پر ہے تو پھر تم حضرت عیسےٰ کے دعوے حیات میں سچے نہیں۔ تو آخر اس اعتراض کا کیا جواب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ تمام معبود غیر اللہ اموات غیر احیاء ہیں یعنی مردہ ہیں۔ زندہ نہیں تو اس بات کے اول مصداق تو حضرت عیسےٰ ہی ہیں۔ کیونکہ زمین پر سب انسانوں سے زیادہ وہی پوجے گئے ہیں سو اور تمام انسانی پرستاروں کی نسبت ان کا گروہ کثرت میں قوت میں شوکت میں سرگرمی میں دعوت پرستش میں آگے بڑھا ہوا ہے۔ دیکھو کہ عیسیٰ پرست دنیا میں کروڑہا ہیں۔ اور اسقدر جماعت انسان پرستوں کی کوئی اور نہیں۔ سو اگر قرآن نے ان کو اس آیت سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ تو نعوذ باللہ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے نازل کرنیوالے کے پاس وہ غیر اللہ نہیں بلکہ خدا ہی ہے۔ اور اگر مستثنیٰ نہیں ہے تو یہ تمہارے عقیدے کے مخالف ہے کیونکہ تمہارے نزدیک تو حضرت عیسیٰ مردوں میں داخل نہیں بلکہ آسمان پر بحیات جسمانی زندہ موجود ہیں۔ اب ذرا غور سے بتلاؤ کہ اگر مخالفوں کی طرف سے یہ سوال پیش ہو تو تمہارے ہاں کیا جواب ہے۔ اب بہتر یہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں ورنہ قرآن سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ان سب سے بڑھکر صاف اور واضح سورہ مائدہ کی آخری آیات ہیں۔ کہ جن میں حضرت عیسےٰ اپنی وفات پر خود اقرار کرنے کے لئے دوبارہ اپنے دنیا میں آنے کا بھی اظہار کر رہے ہیں۔

(۴) واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ ط قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ط ان کنت قلتہ فقد علمتہ ط تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک ط انک انت علام الغیوب ط ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم ج وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم ج فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ط وانت علی کل شیء شھید ع۱۵ - اور جب اسدن اللہ (عیسیٰ سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسےٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھکو اور میری والدہ کو (بھی) دو خدا بنالو (عیسیٰ) عرض کریں گے۔ کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو گا۔ تو میرا کہنا تجھ کو ضرور ہی معلوم ہوا ہو گا۔ (کیونکہ تو (تو) میرے دل (تک) کی بات جانتا ہے۔ اور میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا ہوں کیونکہ) غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے۔ تو نے جو مجھ کو حکم دیا تھا پس وہی میں نے ان کو کہہ سنایا تھا۔ کہ اللہ جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے۔ اسی کی عبادت کرو اور جب تک میں ان لوگوں میں زندہ رہا ان کا نگران (حال) رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے۔ (اس آیت میں فلما توفیتنی کہکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود اپنی وفات کا اقرار اپنی زبان سے کر رہے ہیں۔ اگر کوئی ہٹ دھرمی سے اس کے معنی نہ کریں۔ بلکہ خلاف الفاظ آیت شریف یہ معنی کریں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے بفرض محال اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں تو تب بھی ان کا مطلب حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں قبل قیامت آنا انہیں کے بیان سے ثابت نہیں اسطرح کہ اگر ہی عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آنے والے ہوتے تو پھر ضرور آپ اپنی امت کے اس غلط عقائد سے واقف ہو کر ان کی اصلاح فرماتے اور پھر قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے پوچھنے پر اس طرح انجانی ظاہر نہ فرماتے۔ کہ مجھے میری امت کے بگڑنے کا حال معلوم ہی نہیں پس اب یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ عیسائی مذہب سچائی پر ہے

. . . . . .

جو وہ کر رہے ہیں۔ یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اب دوبارہ تشریف نہیں لاتے

KHILAFAT LIBRARY

. . . . . .

. . . . . کیا ایسے حالات میں ان مسلمانوں پر جو کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ مانتے ہیں۔ اور قیامت کے آگے پھر انہیں کو آسمان سے لانا چاہتے ہیں۔ افسوس نہیں کرنا چاہیئے؟

ان تمام آیات سے عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن شریف کا فیصلہ تو سن لیا۔ اب حدیث شریف سے بھی اس مسئلہ کو دیکھ لیجئے۔

(۱) ان عیسےٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ (طبرانی عن حضرت فاطمہ) یعنی تحقیق عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ دیکھئے یہ حدیث نبوی کس صفائی کے ساتھ حضرت مسیح کی وفات کی خبر دے رہی ہے۔ پھر ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا۔

(۲) لو کان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی (زرقانی شرح مواھب لدنیہ جلد ۶ صفحہ ۷۲) یعنے اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ سبحان اللہ اس حدیث نے توحید ہی کر دی ایک اور بھی سن لیجئے۔ (باقی آئندہ)

ملیح سلیمانی
قریباً قریباً معدہ کی تمام امراض کیلئے اکسیر ہے
اگر معدہ درست ہو تو پھر کوئی مرض نہیں
ستاتا۔ اس لئے اسکا استعمال از بس ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ر
ہر قسم کے طبی مشورہ کیلئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:
منیجر دوائی خانہ مفید عام کوروال ڈاک خانہ روڈ ٹرس ضلع سیالکوٹ

شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا +